127061-خاوند اکثر اوقات ڈیوٹی پر رہنے کی بنا پر بیوی کو خیال نہ رکھنے کا خدشہ ہے

سوال

میں بیس برس کی ہوں اور کچھ ماہ قبل میرا عقد نکاح ہوا ہے لیکن رخصتی ڈیڑھ برس بعد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے میں بہت تنگی سی محسوس کرتی ہوں کیونکہ خاوند میرا خیال نہیں کرتا اور میرے معاملات کی خبر گیری نہیں کرتا بلکہ اکثر اوقات ڈیوٹی پر ہی رہتا ہے، یہ اس شادی سے خوفزدہ سی رہتی ہوں.

خاص کر میں ابھی ابتدائی عمر میں ہوں، اور ابھی والدین کے گھر رہ رہی ہوں ،مجھے علم نہیں کہ خاوند کے گھر منتقل ہونے پر کیا صورت حال ہوگی ،مجھے ہر وقت غلط قسم کے خیالات آتے رہتے ہیں، اور خاص کر بہت سارے لوگ مجھ میں رغبت بھی رکھتے ہیں، اس شادی سے میں تنگی سی محسوس کر رہی ہوں، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں آپ کیا نصیحت کرتے ہیں، اور مجھے بتائیں کہ خاوند پر میرے کیا حقوق ہیں برائے مہربانی کتاب و سنت سے دلائل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

اگر آپ کا خاوند دینی اور اخلاقی
اعتبار سے پسندیدہ ہے تو آپ کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے آپ کی شادی میں آسانی پیدا فرمائی، اور آپ اس سلسلہ میں پریشان مت ہوں اور خوفزدہ ہونے سے اجتناب کریں، اگر ہمارے خیال میں آپ جیسی عمر کی لڑکی کو اس طرح کے وسوسے متوقع ہیں بلکہ اکثر لوگ تو عقد نکاح یا پھر منگنی کے بعد اس طرح کے خدشات کا شکار رہتے ہیں.

لیکن انسان کو ہر حالت میں نیک فال
لینی چاہیے اور جب خاندان والے اس لڑکے اور اس کے خاندان کو جانتے ہیں تو پھر اس کے بارہ میں حسن ظن رکھنا چاہیے، اگر شادی سے قبل انہوں نے اس نوجوان کی حالت کے بارہ میں جاننے کی حتی الوسع کوشش کی اور دینی و اخلاقی اقدار کی دیکھ بھال کے بعد شادی کی تو حسن ظن رکھنا ہوگا.

اس دور میں خاوند کا اکثر وقت ڈیوٹی
پر رہنے کوئی شاذ عمل نہیں، کیونکہ معیشت بہت مہنگی ہو چکی ہے اور کمائی کے اسباب بہت کم ہیں، عقل و دانش رکھنے والا خاوند اپنی بیوی اور بچوں کے سلسلہ میں حریص ہوتا ہے، اور وہ ڈیوٹی اور بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی میں توازن قائم رکھتا ہے.

چنانچہ بیوی بچوں کو بھی اپنے سایہ
عاطفت سے کچھ ضرور دیتا ہے، اور ملازمت کو بھی وقت دیتا ہے، جب گھر آتا ہے تو بچوں

اور بیوی کے ساتھ اوقات بسر کر کے انہیں خوشی مہیا کرتا ہے، اور گھر میں ایک محبت و مودت کی فضا قائم کر کے گھر سے باہر رہنے کی خلاء کو پر کرنے کی کوشش کرتا ہے، ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ آپ رخصتی کے بعد یہ چیز اپنے خاوند میں ضرور پائیں گی۔

بیوی کے اپنے خاوند پر کچھ حقوق ہیں،
اور اسی طرح خاوند کے بھی بیوی پر کچھ حقوق ہیں، بیوی کے خاوند پر حقوق میں شامل ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو رہائش اور کھانا پینا اور لباس حسب استطاعت مہیا کرے گا، اور بیوی کے ساتھ حسن معاشرت بھی بیوی کے حقوق میں شامل ہے۔

اسی طرح بیوی کی دینی امور میں
معاونت کر کے اس کے دینی امور کی اصلاح کرنے کا بھی حق ہے، اور بیوی کو ہر قسم کی برائی سے روک کر رکھے گا، اور جہنم کی آگ سے گھر والوں کو محفوظ رکھنا خاوند پر واجب ہے، اور بیوی کو اپنے خاوند کی اطاعت کرنا ہوگی، اسی طرح بیوی اپنے خاوند کے ساتھ حسن معاشرت کر کے اس کی عزت و نفس کی حفاظت کرے گی۔

ان حقوق اور اس کے دلائل کی مزید
تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (
10680) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

یہاں ہم سائلہ کو یہ تنبیہ کریں گے
کہ: اگرچہ عورت بہت سے لوگوں کو مرغوب بھی ہو تو اگر وہ عورت کسی شخص کو خاوند بنانا قبول کرتی ہے تو اسے اس شخص پر مطمئن اور راضی ہونا ہوگا، اور وہ اپنے خاوند کی سعادت و خوشی کی کوشش کریگی، اور خاوند کے ساتھ رہنے میں خیر کی امید رکھنا ہوگی۔

اور خاوند کے حقوق کی ادائیگی کے لیے
اسے اللہ سبحانہ و تعالی سے معاونت طلب کرتے رہنا ہوگی، اس طرح وہ اپنے خاوند کے ساتھ ایک سعادت مند زندگی بسر کر سکتی ہے۔

لیکن جو عورت اپنے حال کو دیکھے اور
وہ اپنے آپ کو پسند کرے اور دھوکہ میں رہے کہ لوگ اسے بہت چاہتے ہیں اور اس کے لیے رشتے بہت آتے ہیں، ایسی عورت کو ہو سکتا ہے اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کی توفیق حاصل نہ ہو سکے، اور اپنی اس حالت کی بنا پر وہ اطمنان تک نہیں پہنچ سکتی اس طرح وہ اپنے

نفس کی راحت وسعادت کھو بیٹھے گی، ہماری دعا ہے اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو اس سے
محفوظ رکھے.

حاصل یہ ہوا کہ: ہم آپ کو یہی نصیحت
کرتے ہیں کہ پریشان مت ہوں اور خوف کو چھوڑ دیں، بلکہ اس کے مقابلہ میں حسن ظن رکھتے
ہوئے اللہ سے اچھائی کی امید رکھیں اور دعا کرتی رہیں اللہ تعالی آپ کو توفیق سے
نوازے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا تھا تم یہ دعا کیا کرو:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي

" اے اللہ مجھے ہدایت نصیت فرما اور
مجھے سیدھا رکھ "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2725).

اور ایک روایت میں ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى
وَالسَّدَادَ

" اے اللہ میں تجھ سے ہدایت وسیدھی
راہ طلب کرتا ہوں "

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کے لیے میرے گھر تشریف لائے تو میں
نماز ادا کر رہی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حاجت وضرورت تھی اور میں
نے آپ کے پاس آنے میں دیر کر دی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عائشہ تم مجمل اور جامع دعا کرو.

جب میں نے نماز ختم کی تو عرض کیا اے
اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جامع کیا دعا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللهم إني أسألك من الخير كله، عاجله وآجله، ما علمت منه وما لم أعلم، وأعوذ بك من الشر كله، عاجله وآجله، ما علمت منه وما لم أعلم. وأسألك الجنة وما قرب إليها من قول أو عمل، وأعوذ بك من النار وما قرب إليها من قول أو عمل، وأسألك مما سألك به محمد، وأعوذ بك مما تعوذ منه محمد، وما قضيتَ لي من قضاء فاجعل عاقبته رشداً"

اے اللہ میں تجھ سے ساری بھلائی کا طالب ہوں، جلد اور دیر والی، جس کا مجھے علم ہے اور جو میرے علم میں نہیں، اور میں سارے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، جلدی اور بدیر جس کا مجھے علم ہے یا میں علم نہیں رکھتا، اور میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اور ایسے قول و عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کردے، اور میں آگ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور اس قول و عمل سے بھی جو آگ کے قریب کردے، اور میں اس چیز کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے سوال کیا ہے، اور میں اس چیز کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے، اے اللہ تو نے جو میرے لیے فیصلہ کیا ہے اس کا انجام اچھا کرنا"

امام بخاری نے اسے ادب المفرد حدیث نمبر (639) میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ آپ یہ دعا کثرت سے کیا کریں، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں، اور اللہ کے پاس جو خیر و بھلائی ہے اس کی امید رکھیں، اور اگر اس سلسلہ میں کچھ مشکل پیش آئے تو اپنے خاندان کے کسی امین و ناصح اور تجربہ کار شخص سے معاونت بھی لیں.

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ اور آپ کے خاوند کے حال کی اصلاح فرمائے، اور آپ دونوں کے لیے سعادت و خوشی مقدر کرے، اور آپ کو توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.